REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۷ وفا ۱۳۳۸ ہش ۷ جولائی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۶ جولائی۔ بارش کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج بھی کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوسکی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا ہمارا قادر و شافی خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ عوارض دور فرما کر صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

مجاہدین افریقہ کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ ــــــ مورخہ ۴ جولائی۔ بروز ہفتہ وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے افریقہ کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والے مبلغین کرام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مبلغین اسلام کے علاوہ بعض صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں جہاں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ سیلون کو جو عازم مشرقی افریقہ ہوئے ہیں۔ اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کو جو عنقریب غانا تشریف لے جانے والے ہیں پرخلوص طور پر الوداع کہا گیا۔ وہاں مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر سابق ایڈیٹر ایسٹ افریقن ٹائمز نیروبی۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ یوگنڈا اور مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ لائبیریا کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان ممالک سے ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی گئی۔

تقریب کا آغاز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو سابق مبلغ سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے کی۔ بعد ازاں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے وکالت تبشیر کی طرف سے مبلغین اسلام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

مبلغین کرام کی جوابی تقریروں کے بعد آخر میں صاحب صدر نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور قرآن مجید کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ دنیا میں خدائی منشاء کے تحت جب بھی روحانی انقلاب رونما ہوتا ہے سب سے بڑھ کر لبیک کہتے ہوئے قبول حق کی سعادت پسماندہ اقوام کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ آپ نے تبلیغ اسلام کے ضمن میں دعا کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور مبلغین اسلام کو دعاؤں کے ذریعہ خدائی نصرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حالیہ سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

اخبارات کے ذریعہ دوستوں کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے سب دریا طغیانی پر ہیں۔ اس لئے جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں دوستوں کو خدمت خلق کے لئے تیار رکھیں۔ اور جب بھی ضرورت ہو فوری طور پر پبلک سے تعاون فرمائیں اور اپنی خدمات مقامی افسران حکومت کو پیش کریں۔ جماعتوں کو خدمت خلق کا فریضہ شایان شان طریق پر ادا کرنا چاہیئے۔ اپنے کام کی رپورٹ جملہ مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مجالس مرکزیہ کو بھجوائیں۔ جس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی ارسال کی جائے۔

(ناظر امور عامہ)

امتحان بی ایس سی میں تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج کے مندرجہ ذیل طلبہ امتحان B.SC منعقدہ ماہ اپریل ۱۹۵۹ء میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کل ۱۳ طلباء امتحان میں شامل ہوئے تھے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۶۹۲	محمد افضل	۲۴۵	۷۰۲	محمد ارشد	۲۸۴
۶۹۴	محمد اشرف	۲۵۱		کمپارٹمنٹ	
۶۹۵	کریم اللہ عبید زیروی	نمبر بعد میں	۶۹۳	مبارک احمد نذیر	کمپارٹمنٹ کمسٹری
۶۹۶	غلام شبیر شاہین	۲۸۳	۷۰۳	گلزار حسین	" فزکس
۶۹۹	عبد السمیع	۲۷۹			
۷۰۰	انتصار احمد خان	۲۴۰			

ــــــ (دیٹائے پرنسپل)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۷ جولائی ۱۹۵۹ء

کفر کو ڈھیل

صوفی نذیر احمد صاحب کا جو مضمون دعوت دہلی میں شائع ہوا ہے، اس میں آپ فرماتے ہیں:

"جس وقت احمدی مشن کا آغاز ہوا۔ اس وقت سے آج تک عالمگیر کفر میں سو گنے سے زائد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت کا دجال (انگریز وغیرہ) آج کے دجال کے مقابل مومن سا محسوس ہوتا ہے۔ یہ تو عالمگیر کفر کی حالت ہے۔ رہا ملتِ اسلامیہ کا سوال تو احمدی تحریک اس میں کوئی بنیادی اصلاح کرانے کے بجائے اس کے متوازی ایک فرقے کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ تو کیا اپنے عالمی اشاعت و غلبۂ اسلام کے پروگرام میں ایک طرف اور دوسری طرف امت میں کوئی اساسی اصلاح بروئے کار لانے کے معاملے میں دوہری ناکامی احمدی مبلغین کو اپنے طریق فکر و عمل پر نظرثانی کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتی"۔

(دعوت دہلی ۲۵ جون ۱۹۵۹ء)

اس سے سوائے اس کے کہ یہ ثابت ہو کہ صوفی صاحب یا تو بہت سادہ دل ہیں جنہوں نے تاریخ اسلام پر کبھی غور نہیں کیا۔ یا پھر آپ محض اعتراض کے لئے اعتراض فرمانا چاہتے ہیں، اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ نے اگر انبیاء علیہم السلام کے ادوار کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ پر واضح ہو جاتا کہ جب کسی قوم میں کوئی فرستادہ حق کھڑا ہوتا ہے۔ تو شروع شروع میں اسکے خلاف کوئی شورش برپا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے پیغام کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ پھر زیادہ سے زیادہ اسکی باتوں کو ہنسی ٹھٹھا میں بعض لوگ اڑانا چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فرستادہ حق کی بظاہر کوئی طاقت نہیں ہوتی جس سے وہ خطرہ محسوس کریں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کی باتیں جو انوکھی سی ہیں کوئی نہیں سنے گا۔ وہ اپنی طاقت میں مگن ہوتے ہیں اور غیر شعوری طور پر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے کمزور آدمی کو جب چاہیں گے نعوذ باللہ ہم ایک ٹھوکر سے ہی ختم کر دیں گے۔ چنانچہ تمام فرستادگان حق کی صورت میں یہی ہوتا ہے۔ اور یہ پہلا دور ہے۔

بعد میں جوں جوں سعید روحیں آوازہ حق پر لبیک کہنے لگتی ہیں تو مخالفین کچھ خطرہ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اپنے پرانے طور و طریق کے قیام استحکام کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ یہ درمیانی حالت ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو واقعی مخالفت پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اکثر بے تعلق رہتے ہیں، ساتھ دینے والے کچھ اور بڑھ جاتے ہیں۔ یہ دوسرا مرحلہ ایسا ہوتا ہے کہ فرستادہ حق کی مخالفت منظم نہیں ہوتی۔ بلکہ انفرادی طور پر بعض لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اور وہ بھی کھل کر نہیں کرتے۔ صرف بعض دفعہ طیش میں آکر نامعقول حرکات کرنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں بعض لوگ اگرچہ ایمان نہیں لاتے۔ مگر فرستادہ حق کی کئی طرح سے مدد کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معاملہ میں مطعم بن عدی وغیرہ ایسے لوگ تھے۔ جو عقیدہ کے لحاظ سے آپ سے متفق نہیں تھے۔ مگر یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ آپ کو کوئی گزند پہنچے۔

تیسرا دور اس وقت شروع ہوتا ہے۔ جب مخالفین منظم طور پر مخالفت کرنا شروع کرتے ہیں۔ بعض لیڈر قسم کے مفکرین عوام کو فرستادہ حق کے خلاف منظم کرتے ہیں۔ عوام کو مخالفت میں ایک محاذ پر لانے کے لئے کچھ اصول بنائے جاتے ہیں۔ لوگوں کو قربانی دین کی غیرت دلائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو قومی عصبیت کی بناء پر اپنے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ لیڈر لوگ اس تنظیم کے ساتھ کچھ اپنے مفادات بھی چسپاں کر لیتے ہیں کہ جس سے وہ اپنی لیڈری میں مگن ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں کفار مکہ اس وقت اس مرحلہ میں پہنچ چکے تھے۔ جب بعض صحابہ کرامؓ کو مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ اب یہ حالت تھی کہ ابوجہل اور ابولہب تنہا تنہا مخالفت نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ ان کی مخالفت قومی پیمانہ پر ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے سرداران قریش نے مخالفت کا ایک محاذ بنا لیا تھا۔ اب ان کی طاقت جو انفرادی حالت میں کمزور تھی۔ بڑھتے بڑھتے بڑی مضبوط ہو چکی تھی۔ یہی زمانہ ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا سفر کیا۔ اور صحابہؓ کی ہجرت کا اقدام کیا۔ آپ طائف سے جب واپس ہوئے تو آپ نے یمامہ پر قیام کر کے مطعم بن عدی کو حمایت کے لئے پیغام بھیجا۔ کیونکہ بغیر کسی حامی کے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے تقریباً تمام شہر مکہ جیسا کہ طائف کے واقعہ سے واضح ہوتا ہے، مکہ کے اردگرد کا تمام علاقہ آپ کے خلاف ہو چکا تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب قبائل کا کفر اپنے پورے زور میں آ گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو مکہ جیسی عزیز بستی سے خود بھی ہجرت کرنی پڑی۔ تمام قبائل کے سرداروں نے باہم مشورہ کر کے فیصلہ کیا تھا کہ فلاں دن اور فلاں وقت ہر قبیلہ کے آدمی ملکر آپ پر حملہ کریں اور نعوذ باللہ آپ کی ہستی ہی دنیا سے مٹا دیں۔

یہ ایسا زمانہ تھا اور کفار کی طاقت اتنی منظم اور زیادہ ہو چکی تھی۔ کہ کئی ایک صوفی صاحب کے دل و دماغ کے لوگوں نے یہی نتیجہ نکالا ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریک (نعوذ باللہ) بر خود غلط ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ کفر کی طاقت تو پہلے سے سینکڑوں گنا بڑھ چکی ہے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بہت ہی کمزور حالت میں ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں اپنے وطن عزیز کو ہی خیرباد کہنا پڑا ہے۔ ہجرت کے بعد کی تاریخ سے بھی ایک وقت تک کفار کے لشکر روز بروز بڑھتے چلے گئے۔

یہ الٰہی طریق کار ہے۔ وہ کفر کو ایک خاص وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔ اور اس کو اپنا تمام زور لگا لینے دیتا ہے۔ تاکہ کسی کے دل میں حسرت نہ رہ جائے۔ جب کفر اپنی پوری طاقت پر پہنچ جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کا زوال بھی شروع ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ کفر کو پوری پوری ڈھیل دی گئی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بار بار آتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کو ڈھیل دے رہا ہے۔ آخر ان کا یوم الحساب آ جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایسے رسول تھے۔ جن کے خلاف مخالفین نے تلوار بلند کی تھی اس لئے ان کو تلوار ہی سے ملیامیٹ کیا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ تلوار کا کام تعجیل چاہتا ہے۔ ایک قوم بلکہ ایک دنیا کو ہمیشہ تک کے لئے خون خرابہ کے عالم میں نہیں رکھا جا سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے۔ کہ ایسی صورت میں کفر و اسلام میں جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ لیکن جن انبیاء علیہم السلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی جاتی۔ ان کے غلبہ کی مدت طوالت طلب ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہے قرآن کریم کے ایک قرینہ سے یہ مدت ۳۰۹ سال مستنبط ہے۔ اور یہ مدت وہی ہے جو تاریخ سے ثابت ہے۔ یعنی تین سو سال سے زیادہ کفر کی طاقتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف بڑھتی چلی گئیں۔ اور عیسائی فدا کار ایشیا اور یورپ میں سخت مصائب میں گرفتار رہے۔ کھوؤں میں چھپ چھپ کر زندگی بسر کرتے رہے۔ تین سو سال کے عرصہ کے بعد روم کے بادشاہ کانسٹن ٹائن نے عیسائیت قبول کی۔ تو تب کہیں جا کر

(باقی دیکھیں صٹ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں

سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ انشاء اللہ بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا جیسا کہ خدام کو معلوم ہے۔ ہمارا یہ اجتماع مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس میں انہیں مذہبی اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت ہماری آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے اس اجتماع میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔ اجتماع کی تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً الفضل اور خالد میں شائع کی جاتی رہیں گی۔ قائدین مجالس اور اراکین مجالس کو ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اپنے اس اہم اور قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ہالینڈ میں اشاعتِ اسلام

درس قرآن مجید۔ عیسائی پادریوں سے گفتگو۔ تربیتی اجتماعات۔ تبلیغی دورے

علمی اور دینی مضامین کی اشاعت حضور کی صحت کیلئے دعائیں اور صدقات

رپورٹ ہالینڈ مشن از مارچ تا مئی ۱۹۵۹ء

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل دی ہیگ۔ ہالینڈ۔)

(۲)

وفود کی آمد

اس عرصہ میں طالب علموں اور دیگر سوسائیٹیوں کی طرف سے متعدد وفود مشن ہاؤس میں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات کے لئے آتے رہے۔ اس طرح مزید پانچ مجالس علمیہ منعقد کرنے کا موقع میسر آیا۔

۱۔ یوتھ منٹ سوسائٹی کی طرف سے دس ممبران کے ایک گروپ نے اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات کے لئے مسجد آنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ مکرم برادرم حافظ صاحب نے مقررہ تاریخ پر ایک گھنٹہ تک ان کے سامنے تعلیمات اسلامیہ پر لیکچر دیتے ہوئے تبلیغ اسلام کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ اور جملہ سوالات کے مناسب جوابات دئے۔ کارروائی کے اختتام پر چرچ کی تصاویر پروجیکٹ سے دکھائیں۔

۲۔ ایک چرچ سوسائٹی کی طرف سے تین۳ نوجوان کا ایک وفد دو پادری صاحبان کی معیت میں مشن ہاؤس آیا۔ مکرم انچارج صاحب نے ان کے سامنے تعلیمات قرآنیہ پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور قرآن مجید کے اعجازی کمالات پر لیکچر دیا۔ پادری صاحبان کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ آج اگر کسی مذہبی کتاب پر اعتماد اور بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ جس میں صدیوں بعد بھی ایک نقطہ و شعشہ کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آپ نے مزید بتلایا کہ اسی لئے جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے تراجم شائع کرتے ہوئے دو باتوں کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے ایک یہ کہ ترجمہ کے ساتھ اصل لفظی الہام کو بھی قائم رکھا ہے۔ تا قرآن پاک میں تحریف کا دروازہ نہ کھل سکے۔ اور اصل الہامی عبادت بھی سامنے آتی رہے۔ اور دوسرے یہ کہ قرآن مجید کے انفرادی مطالعہ کے لئے ایک مفصل دیباچہ بھی ساتھ دیا ہے۔ تا مبتدی کو اس کا مطالعہ کرتے ہوئے اسلامی نظریات کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔ آپ کی تقریر کے اختتام پر ایک پادری صاحب نے اٹھ کر کہا کہ میں نے آپ کی جماعت کی طرف سے شائع کردہ قرآن پڑھا ہے اور اس کے دیباچہ کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یہ واقعی قرآن پاک کے نظریات کو سمجھنے کے لئے ایک قابل قدر خدمت سرانجام دی گئی ہے اجلاس برخاست ہونے پر دوسرے پادری صاحب نے قرآن مجید کی ایک کاپی خرید کی۔

۳۔ بیس۲ طلبہ پر مشتمل ایک گروپ جو ایک پادری صاحب کی سرپرستی میں مشن ہاؤس پہنچا۔ کے سامنے مکرم برادرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک اسلام اور عیسائیت کے درمیان امتیازی فرق کو واضح فرمایا اور بتلایا کہ صرف اسلام کے ذریعہ ہی دنیا میں اتحاد اور امن کا قیام ممکن ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سفید و سیاہ اور بڑے چھوٹے کی تمیز کو یکسر ختم کر کے ایک سطح پر سب بھائی بھائی بن جاتے ہیں اور بادشاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر ایک ہی خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اسلام ہی ایک مذہب ہے جو سب انبیاء علیہم السلام اور سب پاک صحیفوں پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور بین الاقوامی بنیاد پر بھائی چارہ اور رواداری کو قائم کرتا ہے تقریر کے بعد جملہ سوالات کے مناسب جوابات دئے گئے۔

۴۔ پندرہ نوجوانوں پر مشتمل ایک چوتھا گروپ مشن ہاؤس آیا جن کے سامنے مکرم حافظ صاحب نے اسلام کی تاریخ اور تعلیمات کو اختصار کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے اس زبردست انقلاب کو واضح فرمایا کو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور جو اب تک آپ کے خلفاء کرام کے ہاتھوں مزید نمایاں ہوتا جا رہا ہے لیکچر کے اختتام پر سوالات و جوابات کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ اور جلسہ برخاست ہونے پر طلبہ کو لٹریچر پیش کیا گیا اور مسجد اور اس سے متعلق تصاویر دکھائی گئیں۔

۵۔ ایک پانچواں وفد مشن ہاؤس اس وقت پہنچا جبکہ مکرم حافظ صاحب دورے پر ہیگ سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ لہٰذا یہ اجلاس خاکسار کی موجودگی میں ہوا۔ ہمارے دو ڈچ مسلم بھائیوں نے اسلامی نظریہ توحید پر پندرہ منٹ تک تقریر کی۔ اور پھر دو گھنٹہ تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض مواقع پر جہاں مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی خاکسار ان کی مدد کرتا رہا۔

تقریب نکاح

عرصہ زیر رپورٹ میں ایران کے قونصل صاحب کی درخواست پر ایک ایرانی جوڑے کے نکاح کا اعلان مسجد میں کیا گیا۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ اسلام اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتا ہے کہ اپنی خوشی اور مسرت کے لمحات میں بھی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی ذات کو نظر سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے فرائض کی سرانجام دہی کی بھی پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ آپ نے تبلیغ دین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر مسلمان کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی دینی تعلیمات پر عمل کر کے دیگر لوگوں کے لئے چلتا پھرتا نمونہ ثابت ہو تا غیر مسلموں پر اسلام کی برتری اور خوبی ظاہر ہوتی چلی جائے۔ اور تا ان لوگوں کے لئے تبلیغ اسلام میں ایک بہت بڑی آسانی پیدا ہو جو اس میدان میں قدم مار رہے ہیں آپ نے کہا کہ اگرچہ اس وقت ہمارے اکثر مسلمان بھائیوں کی فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہ کام سرانجام پا رہا ہے۔ دوسرے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی نمونہ پیش کرتے ہوئے ان کی مدد کریں۔ تا اسلام کا بول بالا ہوتا چلا جائے اور دنیا ایک دفعہ پھر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اطمینان قلب حاصل کرے۔

دیگر جلسوں میں شمولیت

دوسرے لوگوں کے جلسوں میں شمولیت کے لئے بھی کافی مواقع میسر آئے۔ مشہور سوسائٹیوں کی طرف سے دعوت نامے موصول ہوئے۔

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ)

جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخ ۱۵۔۱۶۔۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء مقرر ہوئی ہے قافلہ بشرط منظوری ۱۴ر دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ ۱۹ر کی شام کو واپس لاہور پہنچیگا جو دوست اس قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ میرے دفتر کو اپنے پتہ اور ضروری کوائف سے جلد اطلاع دیں اور یہ بھی لکھیں کہ ان کے پاس پاسپورٹ ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنی اہلیہ اور کسی بچے کو ساتھ لے جانا چاہیں تو ان کے ناموں وغیرہ سے بھی اطلاع دیں تا فہرست مرتب کی جا سکے اور سلسلہ کی طرف سے منظوری کا فیصلہ کیا جا سکے مگر جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے دوستوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ پاسپورٹ اور ویزا خود حاصل کرنا ہوگا۔ پاسپورٹ اپنے ضلع کے دفتر ڈپٹی کمشنر میں درخواست دے کر حاصل کرنا چاہیئے اور ویزا کراچی سے ملیگا۔ دفتر ہذا کی طرف سے ویزا کی سہولت کے لئے کراچی کے ایک دوست مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی کو اخلاقی امداد کے لئے مقرر کیا گیا ہے دوست نوٹ کر لیں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکزیہ ربوہ

۵۹/۶/۳۰

جہاں منتظمین جلسہ کے علاوہ بہت سے نئے لوگوں سے تعارف حاصل ہوا اور ان تک مسجد اور مشن ہاؤس کا نام پہنچا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ایمسٹرڈم میں بین الانجمنوں کی طرف سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں قریباً دو صد اشخاص جمع ہوئے۔ مکرم و محترم حافظ صاحب بھی اس موقع پر حاضر تھے آپ نے صدر جلسہ کی درخواست پر قرآن پاک کی تلاوت کی۔ صدر جلسہ نے اس بات کا خاص طور پر اظہار کیا کہ حافظ صاحب موصوف مسجد ہیگ کے امام ہیں۔ لہٰذا یہ اظہار ایک وسیع حلقہ میں مسجد کے تعارف کے لحاظ سے مفید ثابت ہوا۔ فالحمد للہ

۲۔ بمقام ہلفرسوم (Hilversum) جو ہیگ سے بذریعہ گاڑی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کا سفر ہے ورلڈ کانگریس آف فیتھس کا اجلاس ہوا۔ ان کے صدر ڈاکٹر واوڈ کی طرف سے ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ مکرم انچارج صاحب نے خاکسار اور ہمارے ڈچ مسلم یانسن کو شامل ہونے کے لئے روانہ فرمایا۔ خاکسار نے جلسہ کے منتظمین کے علاوہ نئے لوگوں سے مسجد ہیگ کا تعارف کرایا۔ اور انہیں مسجد آنے کی دعوت دیتے ہوئے ایڈریس کارڈ پیش کیے۔

وقفہ میں دیگر لوگوں کے علاوہ ایک پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو پاکستان اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے گفتگو کے دوران صدر صاحب کانگریس اور پادری صاحب نے پاکستان میں چھٹیاں گزارنے کا اظہار فرمایا۔ اس پر خاکسار نے انہیں ربوہ جانے کی بھی دعوت دی۔ پادری صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے اس موقع پر خاکسار کو ایک نئی شائع شدہ کتاب دکھائی جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور مسجد ہیگ کا بھی ذکر کیا۔

۳۔ پاکستان ڈے کے موقع پر پاکستانی سفارت خانہ کی طرف سے منعقدہ شاندار تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ اور بہت سے احباب سے ملنے کا موقع میسر آیا۔

۴۔ ڈچ ایران سوسائٹی کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جہاں دیگر معزز لوگوں کے علاوہ سفیر ایران بھی شامل ہوئے۔ ان میں بھی ہمیں شرکت کا موقع ملا۔ لیکچرار صاحب نے ایران کے ساتھ ہالینڈ کے پرانے تعلقات پر تاریخی لحاظ سے روشنی ڈالی۔ چنانچہ اس موقعہ پر فاضل مقرر سے ... کو مسجد آنے کی دعوت دی گئی اور ... سے تعارف کرایا۔ نیز دوسرے بہت سے لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی۔

۵۔ ہیگ سے بذریعہ ٹرین قریباً ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر Utrecht نامی شہر میں [illegible] کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہمارے ایک ڈچ مسلم نے اسلام پر تقریر کی۔ اس موقع پر مکرم برادرم حافظ صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور وقفہ سوالات میں بحث کے دوران گفتگو میں حصہ لیا۔ نیز مختلف لوگوں سے ملنے کا موقع میسر آیا۔ جو تبلیغی لحاظ سے مفید رہا۔

۶۔ ڈچ عرب سرکل جو یہاں کی ایک اہم انجمن ہے کا ایک اجلاس ہیگ میں منعقد ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر دریوس (Dr. Drewes) جو ایک مشہور ڈچ مستشرق ہیں۔ اور مذکورہ سرکل کے صدر بھی ہیں کی طرف سے ہمیں بھی دعوت نامہ موصول ہوا چنانچہ ہماری طرف سے چھ افراد نے جن میں سے تین ہمارے ڈچ مسلم تھے۔ جلسہ میں شرکت کی اور نئے احباب سے ملاقات کی۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے امریکن لیکچرار سے مل کر تعارف حاصل کیا۔ اور مسجد آنے کی دعوت دی۔ ایسی ملاقاتیں تبلیغی لحاظ سے کافی مفید ثابت ہو رہی ہیں۔

۷۔ اس سال آخر مئی میں بمقام واخننگن (Wageningen) ایک سوسائٹی کی طرف سے ایک سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ کانفرنس ہر سال مختلف مقامات پر منعقد کی جاتی ہے جہاں ہالینڈ کے اطراف و جوانب سے خاص خاص لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ آزادی کے ساتھ اپنے اپنے خیالات ظاہر کر کے ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سمجھیں اور ایک دوسرے سے قریب تر ہو کر زندگی کو پُر امن بنا سکیں انجمن کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری اس کا بنیادی اصول ہے۔ اکثر طور پر ملک سے باہر کے مقررین کو بولنے کی دعوت دی جاتی ہے چنانچہ اس دفعہ بھی لیکچرار جرمنی اور انگلستان سے منگوائے گئے تھے۔ جن کی تقاریر نہایت خوشکن ماحول میں ہوئیں۔

ہمارے تعلقات اس سوسائٹی کے منتظمین سے پرانے ہیں چنانچہ ہر موقع پر مکرم جناب انچارج صاحب مشن ہالینڈ کو بھی مدعو کیا جاتا ہے لہٰذا اس سال بھی ہمیں دعوت نامہ موصول ہوا۔ محترم حافظ صاحب تاریخ مقررہ پر روانہ ہوئے۔ یہ جگہ گاڑی کے راستہ سے قریباً اڑھائی گھنٹہ کا فاصلہ ہے آپ نے کانفرنس میں شامل ہو کر نئے شامل ہونے والوں سے ملنے کے علاوہ ہالینڈ کے شاہی خاندان کے مذہبی مشیر سے بھی ملاقات کی اور مشن ہاؤس کی مساعی سے آگاہ کرتے ہوئے مسجد آنے کی دعوت دی۔

خاکسار اس موقع پر مشن ہاؤس میں رہ کر زائرین کرام سے مصروف گفتگو رہا اور نماز جمعہ پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ کانفرنس کے آخری اجلاس میں خاکسار کو شرکت کرنے کا موقع میسر آیا جس سے نئے احباب سے تعارف حاصل ہوا۔ (باقی)

مقامِ محمود

مال و متاعِ جان و دل آپ پہ سب نثار ہے
میرے حضور آپ کو دینِ ہدیٰ سے پیار ہے

میرے حضور آپ ہیں آج حرم کے پاسباں
میرے حضور آپ سے شانِ حق آشکار ہے

میرے حضور آپ سے رُوح کو زندگی ملی
میرے حضور آپ سے زندگی باوقار ہے

میرے حضور کی طرف کیسے بڑھیں نہ منزلیں
راہِ وفا میں ہر قدم آپ کا استوار ہے

میرے حضور آپ سے کفر کی زندگی حرام
میرے حضور ہی سے حق دہر میں آشکار ہے

میرے حضور آپ سے ٹوٹ گیا طلسمِ شب
میرے حضور صبحِ نو آپ سے جلوہ بار ہے

میرے حضور آپ سے اہلِ جنوں کے سربلند
میرے حضور آپ سے دین کا اقتدار ہے

میرے حضور آپ سے آج ہے عظمتِ چمن
آج بھی یہ چمن حضور آپ سے پُر بہار ہے

میرے حضور آپ ہیں جس کے لئے کہا گیا
"اُس کے نفس سے ہر اسیر قید سے رُستگار ہے"

میرے حضور آپ کے دَور پہ انبیاء کو ناز
میرے حضور آپ پر دین کو افتخار ہے

میرے حضور کا ظہور آمدِ دورِ خسروی
شمعِ یقیں مرے حضور آپ سے تابدار ہے

آپ کی بات بات سے رازِ نہاں کا انکشاف
آپ کا ایک ایک لفظ موجبِ صد بہار ہے

آپ کے وار سے حضور دشمنِ دیں جاں بلب
آپ سے جو جدا ہوئی شاخ وہ بے ثمار ہے

میرے حضور آپ کے فیض کی ہیں یہ برکتیں
ربوہ کی سرزمین آج روشنِ لالہ زار ہے

جہد و عمل کے ساتھ ساتھ آپ کی عمر ہو دراز (آمین!)
میرے لئے یہی دعا باعثِ افتخار ہے

آپ کی مدح میں حضور کہہ نہ سکا علیم کچھ
پڑھنے کے بعد اپنی نظم آپ ہی شرمسار ہے

عبداللہ علیم سرحدی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل ربوہ)

قرآن کریم میں ہے :-
فبما رحمۃٍ من اللہ
لنت لھم ولو کنت
فظاً غلیظ القلب لانفضوا
من حولک۔
(اٰل عمران ع ۱۷)

یعنی اے محمد رسول اللہ خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے تو لوگوں سے نہایت اعلیٰ اخلاق اور نرمی سے پیش آتا ہے اور اگر تو زبان اور دل کا سخت ہوتا تو لوگ تیرے گرویدہ نہ ہوتے۔ بلکہ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جاتے۔ مگر لوگوں کا گرویدہ ہونا اور تیرے گرد جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ تو اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے۔

قرآن کریم کے اس بیان کی فعلی شہادت صحابہ کرام کے وجود میں نظر آتی ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کس طرح گرویدہ اور فدا تھے۔ اور کس طرح اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت جب وضو فرماتے تو صحابہ آپ کے قطرات تبرکاً لینے کی کوشش کرتے اور آنجناب کے وضو کے قطرات کو زمین پر نہ پڑنے دیتے بلکہ برکت کے حصول کے لئے اپنے ہاتھوں پر لے لیتے اور اپنے اعضاء پر مل لیتے۔ اور بعض دفعہ صحابہ میں تبرک کے قطرات لیتے وقت تصادم کا خطرہ پیدا ہونے لگتا۔ سبحان اللہ۔ کیا عشق اور محبت تھا جو صحابہ کے اندر آنحضرت کے لئے موجزن تھا۔ حضرت حسان بن ثابت نے آنحضرت صلعم کی وفات پر کہا تھا ؎

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

سیدنا حضرت ابوبکر رضی بھی اُن صحابہ میں سے تھے جو آنحضرت صلعم کی سچائی اور اخلاق کی وجہ سے سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے تھے آپ نے ایک لمحہ کے لئے بھی آنحضرت صلعم کے دعوے میں شک نہیں کیا۔ بلکہ سنتے ہی قبول کیا۔ اور پھر انہوں نے اپنی ساری توجہ اور جان اور مال کو آنحضرت صلعم کے لائے ہوئے دین کی خدمت میں وقف کر دیا۔

(سیرۃ خاتم النبیین صفحہ ۱۵۹)

موجودہ زمانہ میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے یہ مرتبہ آپ کو محض اتباع نبوی صلعم کے نتیجہ میں ملا۔ آپ کا کام یہ تھا۔ کہ جو لوگ اسلام سے دور ہو گئے ہیں۔ ان کے اندر حقیقت اسلام کو قائم کیا جائے۔ اور اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کر کے دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کے ساتھ ہی حضرت مولوی نور الدین صاحب نے آپ کو مان لیا اور جانی مالی قربانی کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :- ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

آپ کے ایمان کی داستان حضرت خواجہ غلام فرید صاحب پیر نواب بہاول پور کی زبان فیض ترجمان سے سنیئے۔ اشارات فریدی صفحہ ۱۲۳ مقبوس بیزدہم میں تحریر ہے۔ اس جگہ پہلے خواجہ صاحب کا ایک عربی خط جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں تحریر کیا۔ درج ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے :-

"بعد ازاں در باب مرزا صاحب فرمودند۔ کہ مرزا صاحب مرد نیک و صالح است و نزد من کتابے از الہامات خود فرستادہ است۔ کمال او از آں کتاب ظاہر است۔ اندریں اثنا بعضے از علماء ظواہر کہ حاضر خدمت حضور خواجہ ابقاہ اللہ نشستہ بود۔ نسبت مرزا صاحب زبان طعن کشادہ رد و انکار کرد۔ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ در جوابش فرمودند نے نے۔ وے مرد صادق است مفتری و کاذب نیست"

یعنی اس کے بعد خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کے معاملہ میں فرمایا۔ کہ مرزا صاحب نیک اور صالح مرد ہیں۔ اور میرے پاس ان کے الہامات کی کتاب بھیجی ہوئی ہے۔ اور ان کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے۔ خواجہ صاحب کی مجلس میں اس وقت علماء ظواہر میں سے بعض بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق بُرا بھلا کہا اور ردّ اور انکار کیا۔ خواجہ صاحب ابقاہ اللہ نے جواب میں فرمایا۔ نہیں نہیں حضرت مرزا صاحب مرد صادق ہیں۔ مفتری اور کاذب نہیں ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے خواجہ صاحب ابقاہ اللہ نے فرمایا :-

"کہ مولوی نور الدین حکیم کہ از مریدان صادق الارادت و راسخ العقیدت اوست۔ وقتے در بہاول پور نزد من آمدہ بود۔ گفت من کہ مرید مرزا صاحب شدہ ام۔ دیگر از کرامات وغیرہ از وشان ہیچ ندیدہ ام۔ مرید او شاں شدہ ام ۔۔۔۔۔۔ و محررات معانی قرآن شریف کہ ما مردم معلوم مے شوند از کتب صوفیاء کرام معلوم میگردند علی الخصوص از نصوص الحکم و فتوحات مکیہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ مگر آنچہ اسرار و رموزات معانی قرآن شریف از زبان مرزا صاحب شنیدہ ایم۔ در ہیچ کتاب ندیدہ ایم۔ از ہیچ کس بجز مرزا صاحب نہ شنیدہ ایم"

یعنی مولوی نور الدین رضی حکیم جو حضرت مرزا صاحب کے صادق الارادت اور راسخ العقیدت مریدوں میں سے ہیں۔ ایک وقت بہاولپور میں میرے پاس آتے تھے۔ اور انہوں نے بتایا تھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید ہو چکا ہوں۔ اور کہا تھا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب سے کرامات وغیرہ کوئی نہ دیکھی تھیں۔ محض یہ امر دیکھا تھا۔ کہ آنجناب کے مرید آپ کے گرویدہ ہیں۔ نیز حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی نے بیان کیا تھا کہ قرآن شریف کے رموزات جو ہم صوفیاء کرام کی کتب سے معلوم کرتے ہیں۔ علی الخصوص شیخ محی الدین ابن عربی شیخ اکبر کی کتب فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ سے قرآنی رموز کا علم ہوتا ہے۔ مگر وہ اسرار اور رموزات قرآن شریف جو حضرت مرزا صاحب کی زبان سے ہم سنتے ہیں۔ وہ کسی کتاب میں ہم نے نہیں دیکھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور حضرت مرزا صاحب کے سوا کسی اور شخص سے ہم نے نہیں سنے ـــــ پس حضرت ابوبکر رضی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نور الدین رضی صاحب کا ایمان یہ تھا کہ وہ نشانات و کرامات دیکھکر ایمان نہ لائے تھے بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اعلیٰ اخلاق اور سچائی کو دیکھکر ایمان لے آئے تھے۔ وھذا ھو المقصود

ضرورت مولوی فاضل مدرس

مولوی فاضل پاس احباب جو ایس وی کے گریڈ میں بطور مدرس دیہاتی رقبہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں اپنی درخواست معرفت امیر یا پریذیڈنٹ مقامی ارسال فرماویں۔
(ناظر تعلیم)

درخواست دُعا

مکرم میاں محمود احمد صاحب ساکن گھیانہ کافی دنوں سے بیمار ہیں اور آج کل زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب کرام و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار محمد سعید پنشنر ــــــ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

سابق صوبہ سندھ و بلوچستان کی مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۸ء میں مجلس انصار اللہ کراچی و سابق صوبہ سندھ و بلوچستان پر تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے سات ہزار کی رقم لگائی گئی تھی جس میں کراچی کی طرف سے تین ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے باقی ماندہ چندہ کی فراہمی کے لئے محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی نے مندرجہ ذیل تین احباب کا ایک وفد مقرر کیا ہے جو وفد کی صورت میں سندھ و بلوچستان کی مختلف مجالس کا دورہ کریں گے۔

(۱) مکرم شیخ عبدالحق صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی

(۲) مکرم چوہدری ظفر الحسن منتظم عمومی انصار اللہ کراچی۔

(۳) مکرم مولوی عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس اعلان کے ذریعہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان کی تمام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم مذکورہ احباب سے چندہ کی فراہمی میں کماحقہٗ تعاون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ وفد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مطبوعہ رسید بک پر رسید جاری کرے گا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس احمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ایک ہفتہ کے لئے تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے — یہ کلاس ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع ہو کر ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء کو ختم ہو گی۔

اس کلاس میں ......

— خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا۔

— سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو تربیت دیں گے۔

— جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے

— قرآن کریم اور دیگر کتب سلسلہ کا سبقاً سبقاً درس دیا جائے گا۔

— بیرونجات سے شامل ہونے والے خدام کے قیام و طعام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے کیا جائے گا۔

قائدین لاہور ڈویژن اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں توقع ہے کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔

(معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن)

اعلان نکاح مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲۵ مئی ۵۹ء کو بمقام کراچی برادرم محمد اسلم صاحب ابن عبدالحکیم صاحب حلقہ ناظم آباد کراچی کا نکاح مسماۃ رضیہ بیگم صاحبہ بنت عبدالغنی صاحب ساکن کراچی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(عبدالباسط ابن نواب عبدالمومن رضوی کراچی)

ولادت (۱) حکیم محمد عیسیٰ چغتائی خلف الرشید حضرت حکیم محمد حسن صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا لڑکا ۹ جون ۱۹۵۹ء بروز منگل رات ۱۰ بجے عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

(گلزار احمد احمدی بی۔ ایس سی ریسرچ اسسٹنٹ محکمہ نہر لاہور)

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا — احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے

(محمد ابراہیم ہال روڈ لاہور معرفت رحمت اللہ سیکرٹری مال)

بیرونی ممالک میں خدمت دین کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

جو احباب خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے زندگی وقف نہیں کر سکتے۔ وکالت تبشیر ایسے احباب کو بھی خدمت دین کے مواقع بہم پہنچانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ پس ایسے احباب جو انگریزی تحریر و تقریر میں مہارت رکھنے کے ساتھ کسی دنیوی فن (مثلاً ڈاکٹری یا صنعت و حرفت کے ماہر ہوں) نیز دینی معلومات کی وسعت اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے ایک معین عرصہ وقف کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت تبشیر میں بھجوائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ صحت تعلیم، قومیت اور مکمل پتہ

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

قبولیت دعا کا گر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کروانے والوں کو صحیح طریق اختیار کرنے کی ہدایت یوں فرمائی ہے:۔

"جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھیں جو طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

موجودہ وقت میں جو دوست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں اسلام کے نور کو پھیلانے کے لئے تعمیر ہونے والی مساجد میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیتے رہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

اعانت الفضل محترمہ اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب حیدرآباد سندھ کی ہمشیرہ زہرہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر سید شاہ وزیر حسین صاحب مرحوم (بہار) نے امسال سندھ یونیورسٹی سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا ہے اور ایم اے فائنل میں داخلہ لیا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت اخبار الفضل کو ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

انور آباد ضلع لاڑکانہ میں والی بال ٹورنامنٹ

مورخہ ۲۰ اور ۲۱ جون کو جماعت احمدیہ انور آباد کے زیر اہتمام ایک شاندار والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں مختلف ٹیمیں شریک ہوئیں۔ دوسری تاریخ کی شام کو فائنل میچ انور آباد کی اول ٹیم اور شاہینگ ٹیم وارہ کے مابین ہوا۔ جس میں شاہینگ ٹیم جیت گئی۔ بعد میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح اس سے پہلے عید کے روز انور آباد اور نیچ گل کی ٹیموں کے درمیان کبڈی کا میچ ہوا تھا۔ جس میں انور آباد کی ٹیم کو فتح نصیب ہوئی۔ ان دونوں مواقع پر مضافات کے کثیر التعداد لوگ کھیل دیکھنے کے لئے شریک ہوئے تھے یہ تمام مقابلے جماعت کے صدر جناب مولوی محمد انور صاحب کی نگرانی اور رہنمائی میں ہوئے

(علی نواز سیکرٹری اصلاح و ارشاد انور آباد۔ تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ)

درخواست دعا بندہ نے امسال جولائی میں اختیاری ریڈیالوجی یعنی ڈی۔ ایم۔ آر۔ ڈی (فائنل) پنجاب یونیورسٹی لاہور دیا ہے۔ بندہ کی کامیابی اور دیگر مخلصانہ ترقیات کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے ایک دینی دوست ڈاکٹر فضل حق صاحب نور محمد ایم بی بی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ملک ایم بی بی ایس سالاروالہ ضلع لائلپور)

بڑی متروکہ عمارتوں اور ہوٹلوں کے نیلام سے متعلق سکیم کی وضاحت

۱۹۴۷ء میں پانچ سو روپے کرایہ والی عمارتیں "بڑی" تصور کی جائیں گی

نیلام میں غیر دعویدار مہاجر اور مقامی لوگ بھی بولی دے سکیں گے

لاہور ۴ر جولائی چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان نے سیٹلمنٹ کی سکیم نمبر ۳ کا اعلان کر دیا ہے جس کے تحت بڑی عمارتوں اور ہوٹلوں کو فروخت کیا جائے گا۔ اس سکیم میں واضح کیا گیا ہے کہ بڑی عمارت یا ہوٹل سے مراد وہ عمارت ہے جسے چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے بڑی عمارت قرار دیا ہو۔

اعلان کے مطابق ایسی متروکہ جائیداد یا عمارت کو بڑی عمارت یا ہوٹل سمجھا جائیگا جس کا ماہانہ کرایہ ۱۹۴۷ء میں پانچ سو روپے ماہوار سے کم نہیں تھا۔ اس مقصد کے لئے اعلان پریس نوٹوں کے ذریعے کئے جاتے رہیں گے۔ سیٹلمنٹ سکیم نمبر ۳ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ جو تخمینی فہرستوں کی تیاری اور ایسی املاک کے حصول، نیلام کے پروگرام اور املاک کے حصول۔ نیلام کے پروگرام اور املاک کے انتقال کے بارے میں ہیں۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر وقتاً فوقتاً ایسی متروکہ عمارتوں کو بڑی عمارتیں یا ہوٹل قرار دیتے رہیں گے جن کا ماہوار کرایہ ۱۹۴۷ء میں پانچ سو روپے سے کم نہ تھا ایسے اعلانات اخباروں میں شائع کئے جائیں گے۔ اس کے بعد چیف سیٹلمنٹ کمشنر ایسی عمارتوں کی فہرست مرکزی حکومت کو پیش کریں گے۔ مرکزی حکومت معاوضہ اور بحالیات کے قانون کی دفعہ ۔۔ کے تحت ایسی عمارتیں خود حاصل کرے گی یا وہ حکومت مغربی پاکستان سے کہے گی کہ بشرط ضرورت وہ انہیں حاصل کرے۔

نیلام کا پروگرام

ہر بڑی عمارت یا ہوٹل کو غیر محدود اور کھلے نیلام کے ذریعے فروخت کیا جائے گا۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اہم اخبارات میں اشتہار دے کر نیلام کا پروگرام شائع کریں گے جس میں حسب ذیل تفصیلات درج ہوں گی۔ (۱) نام محل وقوع اور جائیداد کی تفصیلات (۲) تاریخ نیلام اور نیلام کا مقام۔ (۳) نیلام کا افسر مجاز (۴) دوسرے امور جن کے بارے میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا خیال یہ ہو کہ اشتہار میں ان کا شمول ضروری ہے کسی بڑی عمارت یا ہوٹل کو اس وقت تک نیلام کے ذریعہ فروخت نہیں کیا جائے گا۔ جب تک اشتہار کو شائع ہوئے دس دن نہ گذر چکے ہوں گے

نیلام کمیٹیاں

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نیلام کے مقصد کے حصول کے لئے نیلام کمیٹی یا نیلام کمیٹیاں قائم کریں گے۔ ہر کمیٹی کم از کم تین افراد پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے ایک کو چیئرمین قرار دیا جائے گا۔ نیلام کمیٹی کے دو ارکان جن میں چیئرمین بھی شامل ہوگا۔ کورم پورا کریں گے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ جب بھی مناسب سمجھیں کسی نیلام کمیٹی کی از سر نو تشکیل کریں۔ نیلام ایسی شرائط پر ہوگا جو چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے مقرر کی جائیں گی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو مابعد کے نیلاموں کے پیش نظر ان شرائط میں تغیر و تبدل کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ نیلام کمیٹی کی طرف سے نیلام کی ساری روئداد چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو پیش کی جائے گی اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وجہ بتائے بغیر سب سے بڑی بولی کو مسترد کر دیں۔ اور از سر نو نیلام کرنے کا اعلان کر دیں جب چیف سیٹلمنٹ کمشنر بولی منظور کر لیں گے اور خریدار کی طرف سے نیلام کی شرائط کے مطابق رقم ادا ہو چکی جائے گی۔ اس وقت چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے حکم صادر کیا جائے گا کہ نیلام شدہ جائیداد خریدار کے نام منتقل کر دی جائے جب سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے جائیداد کے انتقال کا حکم صادر کر دیا جانے گا اس وقت خریدار کو ملکیت کے تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس سکیم کے ماتحت اپنے بعض اختیارات کسی سیٹلمنٹ کمشنر یا ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کو منتقل کر سکتے ہیں۔

نیلام کی شرائط

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے بڑی عمارتوں اور ہوٹلوں کے نیلام کے لئے حسب ذیل شرائط مقرر کی ہیں (۱) نیلام کمیٹی کی نگرانی اور اسی کے زیر اہتمام ہی نیلام عمل میں لایا جائیگا۔ (۲) جس شخص کے ذمہ نیلام کے سلسلے میں کوئی قرض عائد کیا گیا ہو اسے بالواسطہ یا بلاواسطہ بولی دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۳) اگر نیلام کمیٹی سب سے بڑی بولی کو معقول تصور نہ کرے تو اس صورت میں اسے اختیار ہوگا کہ وہ از سر نو سات دن کے اندر اندر نیلام کر دے یا چیف سیٹلمنٹ کمشنر سے درخواست کرے کہ وہ نیلام کے لئے کوئی اور اعلان کر دیں۔

(۴) نیلام میں ہر شخص بولی دینے کا مجاز ہوگا خواہ وہ دعویدار مہاجر ہو یا غیر دعویدار مہاجر۔ اسی طرح مقامی لوگ بھی بولی دے سکیں گے۔ کوئی شخص انفرادی طور پر بھی بولی دے سکے گا۔ اور گروپ کی طرف سے بھی بولی دے سکے گا کسی فرم یا کارپوریشن کو بولی کے وقت واحد شخص تصور کیا جائیگا۔ اور اگر اس فرم یا کارپوریشن نے اپنے نام پر کلیم (دعویٰ) درج کرا رکھا ہو تو اس صورت میں اسے دعویدار کے حقوق حاصل ہوں گے (۵) کسی نابالغ یا فاتر العقل کو براہ راست بولی دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ وہ اپنے سرپرستوں کی وساطت سے بولی دے سکے گا (۶) اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی جانب سے بولی دینے کا خواہاں ہو۔ تو اسے نیلام کمیٹی کو باقاعدہ طور پر اختیار نامہ پیش کرنا پڑیگا۔ اگر کسی شخص کو ایسا مختار نامہ مل جائے تو اسے اس کی مصدقہ نقل کمیٹی کو پیش کرنی چاہیئے۔ (۷) اگر دو یا اس سے زیادہ افراد مشترک طور پر بولی دینے کے خواہاں ہوں۔ ان کی طرف سے ایک شخص کو بولی دینے کا مختار نامہ دیدیا جائے گا۔

زر ضمانت

(۸) بولی دینے کا متمنی ہر شخص بولی دینے سے پیشتر نیلام کمیٹی کے پاس پانچ سو روپیہ زر ضمانت جمع کرائے گا۔ زر ضمانت نقدی یا بنک ڈرافٹ کی شکل میں جمع کرایا جائے گا۔ اور بنک ڈرافٹ نیلام کمیٹی کے چیئرمین کے نام ہوگا۔ چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔ (باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ان کو امن کا سانس لینا نصیب ہوا۔ کیا فرماتے ہیں صوفی صاحب اسباد سے بلیوں؟ ہم عرض کرتے ہیں کہ ایسی غیر مدلل دلائل سے آپ اپنی اغراض پوری نہیں کر سکتے۔ تمام مسلمانوں کے فعال ہونے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ سب اپنے اپنے عقائد کے مطابق اشاعت و تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جائیں۔ ہمارا اشارہ اہل علم حضرات کی طرف ہے۔ ویسے ہر مسلمان اگر عمل کرے تو اس کا نمونہ بہترین ذریعہ تبلیغ بن سکتا ہے۔ ورنہ سب کے عقائد کے خلاف مہم چلانے سے سوا اس کے کہ باہم خانہ جنگی تیز ہو جائے۔ اور کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر یکم جولائی ۱۹۵۹ء سے ۳۰ جون ۱۹۶۰ء کے درمیانی عرصہ میں ریلوے کے معیاری نمونے (مندرجہ ورکس ہینڈ بک ۱۹۲۸ء نمبر ۱ ضمیمہ ۱ برک مینوفیکچر پیرا نمبر ۲ و ۷) کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کو ۱۳ر جولائی ۱۹۵۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک ٹینڈر ریٹ کے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز سوا بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائینگے

نمبر شمار	سٹیشن جہاں اینٹیں فراہم کرنی ہیں	سب ڈویژن	تعداد کا تخمینہ	زر ضمانت
۱	ملتان مظفرگڑھ۔ بھکر	بھکر	۱۰۰۰۰۰۰ (دس لاکھ)	۸۰۰/- روپے

۲۔ ٹینڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۱۳ر جولائی ۱۹۵۹ء کے دس بجے صبح تک ایام کار میں سے کسی روز بھی اسی ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فارم کی قیمت واپس نہیں ہو سکے گی۔

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت سے متعلق سندات کی کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق شدہ نقول ٹینڈر کے ہمراہ داخل کریں۔ جن ٹینڈروں کے ہمراہ مکمل تفصیلات نہ ہوں گی۔ وہ مسترد کر دئے جائیں گے۔

تفصیلی شرائط و کوائف درخواست پیش کر کے زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ ملتان

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

برائے					شام	
لاہور	۵-۱۵	۶-۱۵	۹-۳۰	۱-۰۰	[illegible]	۷-۰
سرگودھا خوشاب	۸-۱۵	۱۲-۳۰	۲-۲۰	۶-۱۵	۹-۱۵	۱۱-۱۵

گاڑی بارش یا سواری کی زیادتی کی وجہ سے چند منٹ لیٹ ہو سکتی ہے۔ اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

مغربی پاکستان کے چار دریاؤں اور متعدد برساتی نالوں میں زبردست سیلاب

سیالکوٹ شہر میں کئی فٹ پانی کھڑا ہے، ایک سو مکانات منہدم۔ فوج کی امداد طلب کر لی گئی

لاہور ۶ر جولائی۔ صوبائی دارالحکومت میں باخبر سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق صوبہ کے چاروں دریاؤں جہلم۔ چناب راوی۔ سندھ اور متعدد برساتی نالوں میں زبردست سیلاب کے باعث جہلم، سیالکوٹ، گجرات، سرگودھا اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے اضلاع میں زبردست تباہی بھی ہوئی ہے۔ اور گوجرانوالہ، لائلپور اور جھنگ کے اضلاع کے بعض علاقے بھی متاثر ہو چکے ہیں۔

چناب کے سیلاب نے بھی جہلم کے دیو وزہ سیلاب کی تقلید کرتے ہوئے ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ اس دریا میں ۱۹۵۵ء میں تقریباً آٹھ لاکھ کیوسک پانی آیا تھا۔ مگر کل شام مرالہ پر پانی کا نکاس آٹھ لاکھ اڑسٹھ ہزار کیوسک ہو گیا۔ اور پھر اس بنا پر سیالکوٹ، گجرات اور گوجرانوالہ کا بیشتر علاقہ زیر آب آ گیا۔ اس وقت اس دریا سے لائلپور اور جھنگ کے اضلاع بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

متعلقہ ضلعی حکام کے مختلف امدادی اقدامات میں بہت مصروف ہونے کے باعث فی الحال مختلف اضلاع میں اس تباہی کی زیادہ تفصیل موصول نہیں ہو سکی۔ تاہم اتنا مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اب تک سب سے زیادہ نقصان جہلم اور سیالکوٹ کے شہری و دیہاتی علاقوں میں ہوا ہے۔ جہلم اور سیالکوٹ کے دونوں شہروں کے بیشتر علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی جمع ہے اور کل رات سے کچے اور پکے مکانات گرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

جہلم شہر میں اب تک نوے مکانات منہدم ہو چکے ہیں اور سیالکوٹ شہر میں مسلسل بارش اور برساتی نالہ ایک کے سیلاب سے گرنے والے کچے و پکے مکانوں کی تعداد ایک سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان مکانات گرنے سے اب تک جہلم میں تین اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ سیالکوٹ شہر میں بھی تین افراد جاں بحق ہوئے ہیں جن میں سے دو لڑکیاں شامل ہیں۔

ان دونوں اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کی درخواست کے مطابق فوجی جوان کل صبح سے دونوں شہروں میں امدادی کارروائی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان جوانوں نے اب تک نشیبی علاقوں کے ہزاروں لوگوں کو کشتیوں اور دوسرے ذرائع سے محفوظ مقامات پر پہنچا دیا ہے جہاں امدادی کیمپ کھول دیئے گئے ہیں۔ فوجی جوانوں نے اپنی شاندار روایات کے مطابق خدمت خلق کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے مصیبت زدہ لوگوں کا سامان بالائی مقامات پر پہنچایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اناج کے ذخیرہ کو بچانے میں بھی مقامی حکام کی امداد کی۔

دریائے جہلم میں سیلاب کا زور ابھی تک بہت زیادہ ہے۔ گزشتہ شب اس دریا میں منگلا کے نزدیک پانی کا فقید المثال نکاس دس لاکھ چھیاسی ہزار کیوسک ہو گیا تھا۔

جہلم اور سیالکوٹ کے اضلاع میں تقریباً تمام سڑکیں اور دوسرے سلسلہ ہائے مواصلات منقطع ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ شام کو ان دونو شہروں کا صوبائی دارالحکومت سے ٹیلیفون کا رابطہ بھی قائم نہ رہا۔ جہلم شہر کے نزدیک (لاہور سے ایک سو تین میل دور) گرینڈ ٹرنک روڈ بدستور زیر آب ہے۔ اور ہر قسم کی ٹریفک بند ہے۔ سیالکوٹ کے نزدیک سڑکوں کے علاوہ ناروال اور سیالکوٹ کے درمیان ریلوے لائن بھی ٹوٹ گئی ہے۔ اور اس بنا پر لاہور سے گاڑی صرف ناروال تک گئی۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق سیالکوٹ شہر میں سیلاب کے باعث صورت حال بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے جس کی بنا پر لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے اور اس سلسلہ میں دوسری امداد کے لئے فوج طلب کر لی گئی۔ اس جگہ مکانات گرنے سے کل تین افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے کے دوران میں آٹھ انچ سے زائد بارش ہو چکی ہے۔ اور تمام شہر خصوصاً پولیس لائنز میں چار فٹ سے چھ فٹ تک اونچا پانی پھر رہا ہے۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۵۹ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر "آہ محترم میر حمید اللہ خاں صاحب" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے تیسرے کالم کی ابتدائی چند لائنوں میں سہو کتابت سے عبارت کا صحیح مفہوم قائم نہیں رہا۔ اصل عبارت درج ذیل ہے احباب تصحیح فرمائیں۔

"آپ پہلے خوش نصیب تھے جنہوں نے یہ قربانی کی کہ اپنی پیاری دختر کی شادی ایک غیر ملکی یعنی ایک جرمن نو مسلم احمدی عبدالشکور کنزے صاحب سے کی اور ایک دور دراز ملک میں اس کو اپنے ہاتھوں روانہ کر دیا۔"

انڈونیشیا کے صدر سکارنو نے لامحدود اختیارات حاصل کر لئے

دستور ساز اسمبلی توڑ دی گئی ═══ فوج حکومت میں نمایاں حصہ لے گی

جکارتہ ۶ر جولائی۔ صدر سکارنو نے کل انڈونیشیا کی دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر ایک فرمان کے ذریعے ملک میں ۱۹۴۵ء کا انقلابی آئین نافذ کر دیا ہے۔ اس آئین کے تحت انڈونیشی صدر کو لامحدود اختیارات حاصل ہوں گے اور فوج بھی حکومت کے کاروبار میں بڑا حصہ لے گی۔

صدر سکارنو نے ایک عارضی مشاورتی کانگرس قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو دستور ساز اسمبلی کی بجائے دستور سازی کا کام خود سنبھالے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ موجودہ وزیر اعظم ڈاکٹر جوانده کی کابینہ آج اپنا استعفیٰ پیش کر دے گی۔ اس کابینہ میں فوج کے دو نمائندے تھے۔ خیال ہے کہ نئی کابینہ میں فوج کو اب زیادہ نمائندگی حاصل ہو گی۔ کل انڈونیشی فوج کے چیف آف سٹاف نے فوج سے کہا ہے کہ وہ صدر کی پوری وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے فرائض تندہی سے انجام دیتی رہے۔

یاد رہے انڈونیشیا کی دستور ساز اسمبلی نے صدر سکارنو کی اپیل کے باوجود محدود جمہوریت کی سکیم مسترد کر دی تھی۔ چنانچہ اس دستور ساز اسمبلی کو ہی ختم کر دیا گیا۔ صدر سکارنو نے ہزاروں لوگوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ۱۹۴۵ء کے انقلابی آئین کے دوبارہ نفاذ کا اعلان کیا۔ ان کے اس انقلابی آئین کے دوبارہ نفاذ کا اعلان کیا۔ ان کے اس اعلان کا پُرجوش تالیوں سے خیر مقدم کیا گیا۔

جنرل برکی کراچی پہونچ گئے

کراچی ۶ر جولائی مرکزی وزیر صحت لفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے۔ برکی سہ پہر نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ کراچی پہونچ گئے۔ کل بارش کی وجہ سے جنرل برکی کا طیارہ کراچی کے ہوائی اڈے پر نہیں اتر سکا۔ اور طیارہ بیرونی بیرونی دہلی روانہ ہو گیا تھا۔

افسوسناک حادثہ

میرے بھانجے محمد احمد ابن چوہدری محمد الدین آف تونڈی جھنگلاں حال لہہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور کے دو لڑکے بعمر چار سال و دو سال مورخہ ۳/۷/۵۹ بروز جمعہ تین بجے بعد دوپہر دیوار گرنے کی وجہ سے نیچے دب کر شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جملہ احباب و بزرگان کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عبدالعزیز (بھامڑی) محتسب امور عامہ)

درخواست دعا

مکرمی مبارک احمد صاحب کارکن بیت المال چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

منیر احمد صاحب ربوہ